قسط نمبر ۳

سیف الرحمٰن الفلاح
بی اے

قبروں

پر قبے اور گنبد بنانے کے بارے میں قرآن و سنت کا فیصلہ

قبروں سے گنبد اور قبے گرانے کا حکم

صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں ابو الہیاج اسدی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے مجھے بلا کر کہا کہ میں تجھے ایک ایسے کام پر مامور کرتا ہوں جس کام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور کیا تھا۔

آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ :

"جو بت اور تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جو قبر اونچی دکھائی دے[1] اسے دیگر قبروں کے برابر کر دو[2]"

---

[1] مشکوٰۃ جلد ۱، صفحہ ۱۴۸، ۔ مسلم جلد ۱ ص ۳۱۲۔

[2] آج سے تقریباً نصف صدی پیشتر جب کہ شاہ خالد کے والد شاہ عبد العزیز مرحوم و مغفور نے زمام حکومت ہاتھوں میں تھامی تو اس حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے سعودی عرب کے قبرستانوں میں جو گنبد اور روضے نظر آئے مسمار کر دیئے۔ جسے دیکھ کر قبر پرستوں میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ انھوں نے شاہ پر الزام لگایا کہ اس نے اہل بیت، صحابہ کرام اور دیگر بزرگوں کی قبروں کے گنبد اور روضے مسمار کر کے بہت برا کام کیا ہے۔ چنانچہ شاہ کے خلاف نازیبا الفاظ ادا کئے گئے۔ تمام اسلامی ممالک میں کہا گیا کہ شاہ بزرگوں کا بے ادب اور گستاخ ہے شاہ نے یہ شور و غوغا سن کر بڑے بڑے علماء کو مدعو کیا اور ان سے سوال کیا کہ بتاؤ کیا قرآن و سنت کی رو سے میرا قبروں سے گنبد اور قبے گرانا ناجائز ہے؟ پھر ان سے کہا آپ قرآن و سنت کی روشنی میں قبروں پر گنبد اور روضے تعمیر کرنا ثابت کر دیں تو میں ان سب قبروں کے روضے سونے اور چاندی کے بنانے کے لئے تیار ہوں۔ مگر یہ سن کر تمام لاجواب ہو گئے کسی کو کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔ (الفلاح۔ بی۔ اے)

صحیح مسلم میں ثمامہ بن شفی کی روایت سے بھی ایسی حدیث مذکور ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ہر اونچی قبر کو جو شریعت کی مقدار سے زائد ہو گرانا لازمی اور فرض ہے۔

قبروں کو اونچا کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ اس کی چھت کو بلند کیا جائے۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس پر گنبد بنایا جائے تو ان سب باتوں کی یقیناً اور بلا شبہ ممانعت ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ان کے گرانے پر مامور فرمایا تھا۔

ابن حبان نے حضرت جابر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ:

"نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یوطأ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونے گچ کرنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زائد آتے ہیں:

"وان یکتب علیہ" اس پر کتبہ لگانے اور کوئی عبارت لکھنے سے منع فرمایا

حاکم کہتے ہیں کہ قبر پر کتبہ لگانے کی ممانعت کی یہ حدیث مسلم کی شرط کے مطابق ہے اور یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

قبر کے اردگرد دیوار بنانی منع ہے

اس حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ قبر پر عمارت بنانا ممنوع ہے جو قبر کے اردگرد دیوار بنائی جاتی ہے۔ اس پر بھی صادق آتا ہے۔ جیسے اکثر لوگ مردوں کی قبروں کے اردگرد ایک ہاتھ یا اس سے اونچی دیوار بناتے ہیں کیونکہ یہ تو ناممکن ہے کہ قبر کو مسجد بنایا جائے۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قبر کی وہ متصل جگہ ہے جو اس کے اردگرد ہوتی ہے۔ جہاں پر دیوار تعمیر کی جاتی ہے۔ اس کا اطلاق گنبدوں، مسجدوں اور بڑے بڑے مزارات پر بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ قبر اس کے وسط میں یا ایک جانب ہوتی ہے۔ جسے معمولی سی سوجھ بوجھ ہے اس پر یہ بات مخفی نہیں جیسے کہتے ہیں کہ بادشاہ نے فلاں شہر یا فلاں بستی پر فصیل بنائی۔ حالانکہ دیوار کی تعمیر شہر کے چاروں طرف ہوتی ہے یا بستی یا مکان کے اردگرد ہوتی ہے۔ اب اس میں فرق نہیں پڑتا کہ یہ اطراف جہاں پر دیوار تعمیر کی گئی ہے۔ شہر اس کے وسط میں ہو جیسے چھوٹے شہروں اور قصبات اور تنگ مقامات میں ہوتا ہے۔ یا وسط سے کچھ دور ہو جیسے شہروں اور وسیع

مکان ہیں ہوتا ہے۔

جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ لغت عرب میں اس لفظ کا اطلاق مذکورہ بالا معنی پر نہیں ہوتا۔ وہ لغت عرب سے ناواقف ہے۔ وہ اس زبان کو نہیں سمجھتا۔ اسے اس امر کا علم نہیں کہ اہل عرب اسے اپنی کلام میں کن معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

اہل قبور کو نفع نقصان کا اختیار نہیں

جب یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی تو آپ کے لئے واضح ہو گیا کہ قبروں کو اونچا کرنا، ان پر گنبد بنانا، مسجد بنانا اور مزار تعمیر کرنا ممنوع ہے اور ایسا کام کرنے والے کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی لعنت فرمائی اور کبھی فرمایا اس قوم پر اللہ کا شدید غضب ہوا جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کبھی ان کے لئے بددعا فرمائی کہ ان پر اللہ کا غضب ہو کیونکہ انھوں نے اللہ کی نافرمانی کی یہ سب باتیں صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔ بعض اوقات اس سے منع فرمایا اور کبھی ان کو گرانے کے لئے کسی آدمی کو بھیجا اور کبھی اس کو یہود و نصاریٰ کا فعل بتایا اور کبھی فرمایا میری قبر کو بت نہ بنانا اور کبھی قبر کو عید نہ بنانا یعنی ہر سال میلہ نہ لگانا، جیسے اکثر اہل قبور کرتے ہیں وہ ان مردوں سے حسن عقیدت رکھنے والوں کیلئے ایک دن معین کرتے ہیں۔ پھر اس روز سب لوگ ہی قبر کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں اور وہاں پر چلّہ کاٹتے ہیں۔ جیسا کہ ان ذلیل اور کمینے لوگوں کی حرکات شنیعہ کو ہر شخص جانتا ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کی عبادت ترک کر دی حالانکہ اس نے ان کو پیدا کیا اور رزق دیا ہے وہی ان کو مارے گا۔ وہی قیامت کو زندہ کرے گا۔ وہ اللہ کے بندوں کے پجاری بن کر رہ گئے۔ حالانکہ وہ منوں مٹی کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ وہ اپنے نفع و نقصان پر قادر نہیں اور کسی تکلیف کو دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے رسول اکرم سے فرمایا کہ آپ لوگوں کو بتا دیں کہ:۔

لا املک لنفسی نفعاً ولا ضراً (اعراف ع ۲۳)

"مجھے اپنے نفع و نقصان کا اختیار نہیں۔"

اسی طرح آپ نے اپنی چہیتی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے فرمایا:

"اے فاطمہ محمدؐ کی بیٹی میں اللہ کے ہاں تیرے کسی کام نہیں آؤں گا۔"

غور کیجئے! سید البشر اور اللہ کی برگزیدہ ہستی نے اپنے پروردگار کے حکم کو کیسے وضاحت سے ذکر کیا اور فرمایا کہ میں اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس اور اپنے نزدیک ترین قرابت داروں اور اپنی محبوب ترین بیٹی کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے تو باقی مردے جو انبیاء کی طرح معصوم نہیں اور نہ رسول بن کر آئے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ ان کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ امت محمدیہ اور ملت اسلامیہ کے افراد ہیں تو یہ لوگ نہایت ہی عاجز ہیں۔ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عجز کا اظہار فرمایا اور اپنی امت کو اس کی خبر دی جیسے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق خبر دی اور آپ کو حکم فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دیں کہ میں اپنے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اپنے نزدیک ترین قرابت داروں کے کسی کام نہیں آؤں گا۔

کتنی تعجب خیز بات ہے کہ ایک معمولی سا علم اور ادنیٰ سی معرفت رکھنے والے انسان کے متعلق یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو نفع پہنچانے اور ان کی تکلیف دور کرنے پر قادر ہے، حالانکہ وہ اس نبی کی اُمت کا ایک فرد ہے۔ جس نے اپنے متعلق فرمایا مجھے اپنے نفع و نقصان کا اختیار نہیں۔ اور یہ شخص آپؐ کے پیروکاروں میں سے ایک ہے۔ کیا آپ کے کانوں نے اس سے بڑی گمراہی کی بات کبھی سنی؟ جو قبروں کے پجاری کہلاتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہم اس کی پوری پوری وضاحت اپنے رسالہ الدر النفید فی اخلاص کلمۃ التوحید میں کر چکے ہیں۔

قبروں پر گنبد بنانے کے مفاسد

یہ یقینی بات ہے کہ لوگوں میں اس اعتقاد کے پھیلنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ شیطان نے لوگوں کو قبریں اونچا کرنے کی ترغیب دی اور اس کام کو ان کے لئے نہایت خوبصورت دکھلایا اور ان کو ترغیب دی کہ بزرگوں کی قبروں کو غلاف سے ڈھانپیں، ان کو چونے گچ بنائیں اور ان پر بیل بوٹے بنائیں۔ اب جاہل آدمی جب کسی قبر کو دیکھتا ہے کہ اس پر عمارت اور گنبد ہے تو اس میں داخل ہوتا ہے۔ اندر جا کر قبر پر خوبصورت پردے اور غلاف دیکھتا ہے اور پر روشنی کرتے ہوئے چراغ بھی اُسے نظر آتے ہیں۔ اس کے اردگرد خوشبودار انگیٹھیوں کو بھی دیکھتا ہے۔ ان چیزوں کو دیکھ کر اس کے دل میں صاحب

قبر کی تعظیم و تکریم کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اس کا ذہن اس ہیبت کی تعریف بیان کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ اس کے دل پر اس کا خوف اور رعب چھا جاتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر اس کے دل میں شیطانی عقائد جنم لیتے ہیں۔ مسلمانوں کو قابو میں لانے کے لئے شیطان کا یہ سب سے بڑا ہتھکنڈہ ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا مضبوط ترین ذریعہ ہے۔ بدیں وجہ آہستہ آہستہ اس کے پاؤں اسلام سے لڑکھڑانے لگتے ہیں۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ صاحب قبر سے ایسی درخواستیں کرنے لگتا ہے۔ جن کو منظور کرنے کی اللہ کے سوا کسی کو قدرت نہیں۔ تو اس وقت اس کا نام موحدین کی جماعت سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور مشرکین کے زمرے میں شمار ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات پہلی مرتبہ قبر کو دیکھتے ہی مرعوب ہو کر شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب مذکورہ بالا صفت کے مطابق کسی قبر کو دیکھتا ہے تو اس پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اور پہلی ملاقات پر ہی اس کے دل میں یہ تصور پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگوں نے اس مردہ کی قبر کا خاص اہتمام کیا ہوا ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ یہ کوئی اللہ کی بزرگ ہستی یا خدارسیدہ انسان کی قبر ہے۔ وہ اس سے کوئی فائدہ اٹھاتے ہیں خواہ دینی ہو یا دنیاوی ہو۔ تو ایسے بزرگوں کی قبروں کو دیکھ کر اپنے آپ کو حقیر تصور کرتا ہے۔ اور اس کی قبر پر جھکتا ہے۔

صاحب قبر کے متعلق جھوٹی کہانیاں بیان کرنا

بعض اوقات شیطان اس کے بھائیوں یعنی بنی آدم سے ایک جماعت اس کی قبر پر تعین کرتا ہے۔ جو زائرین وہاں جاتے ہیں تو وہ ان کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اس کا ہول اور خوف پیدا کرتے ہیں کچھ باتیں اپنی طرف سے بنا کر اس میت کی طرف منسوب کرتے ہیں جسے جاہل لوگ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں بعض اوقات جھوٹ اور فریب کی کہانی خود بنا کر اسے بزرگوں کی کرامت شمار کرتے ہیں اور اس کی نشر و اشاعت عوام میں کرتے ہیں۔ اپنی مجالس میں ایسی کرامتوں کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں۔ جب لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو وہاں پر ان کی زبان پر وہی کہانیاں اور کرامتیں ہوتی ہیں۔ اس طریقے سے ان کا جھوٹ بکثرت لوگوں میں پھیل جاتا ہے۔ اور لوگ اُسے حقیقت پر محمول کرنے لگتے ہیں۔ جو شخص ان مردوں کے متعلق حسن ظن رکھتا ہے وہ فوراً ان باتوں اور کہانیوں کا یقین کر لیتا ہے اور ان کی کذب و افترا کی کہانیوں کو اس کی عقل

باور کرنے میں ذرہ بھر نہیں ہچکچاتی۔ وہ جیسے واقعہ اور کہانی سنتا ہے۔ ویسے ہی اپنی مجلسوں میں اس کا ذکر کرتا ہے۔

قبر کی نذر ماننا

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جاہل لوگ مشرکانہ عقائد میں مبتلا ہو کر مصیبت عظمیٰ کے پنجے میں پھنس جاتے ہیں اور اپنے عمدہ اور بہترین مال کو ان کی نذر کرتے ہیں، اور وہاں پر خرچ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نام پر خرچ کر کے ان سے بہت بڑے فائدے اور ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں۔ وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ بہت بڑی عبادت، مفید اطاعت اور مقبول نیکی ہے۔ اس سے ان لوگوں کا مدعا اور مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ جن کو بنی آدم کی اولاد میں سے شیطان نے اس قبر پر اپنے چیلے چانٹے بنا رکھا ہوتا ہے۔ یہ عجیب وغریب قسم کے کام کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کے دلوں میں اس کا رعب اور خوف ڈالتے ہیں۔ اور کئی قسم کے کذب و افتراء جوڑتے ہیں تاکہ انہیں جاہل اور نادان لوگوں کا مال حاصل ہو۔ اس ملعون ذریعہ اور شیطانی وسیلہ سے قبروں کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور قبر کے مجاور لوگوں کی دولت ناجائز ذریعے سے اکٹھی کرتے ہیں۔ ان میں سے جو قبروں کے ساتھ گہری عقیدت رکھتے ہیں اگر ان کا قبروں پر وقف کردہ مال کا حساب لگایا جائے۔ تو اس قدر ہو جائے کہ مسلمانوں کے ایک بڑے شہر کے باشندگان کی خوراک کیلئے کافی ہو۔ اگر ان باطل نذرانوں کو فروخت کیا جائے تو اتنی رقم حاصل ہو جو فقیروں کی ایک جماعت کیلئے کافی ہو۔ یہ سب کچھ معصیت ہے۔ چنانچہ ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا وفاء لنذر فی معصیة

اللہ کی نافرمانی کی صورت میں کوئی نذر پورا کرنا جائز نہیں۔ (مشکوٰۃ جلد دوم ص ۲۹۷ بحوالہ مسلم)

یہ نذر بھی ایسی ہے کیونکہ اس سے رضائے الٰہی مقصود ہرگز نہیں ہوتی بلکہ یہ تمام نذریں ایسی ہیں کہ ان کا پورا کرنے والا اللہ کے غضب کو دعوت دیتا ہے اور اس کی ناراضگی کو مول لیتا ہے۔ کیونکہ یہ نذر ماننے والے کے دل میں ایسا اعتقاد پیدا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ مردوں کو الوہیت کے درجے پر تصور کرنے لگتا ہے۔ پھر دین کے معاملے میں ان کے پاؤں میں استقلال نہیں رہتا، اور قدم قدم پر لڑکھڑاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنا پیارا اور دلپسند مال خرچ کرتا ہے تو شیطان اس کے دل میں اس کی محبت اور

تعظیم کا بیج بوتا ہے اور قبر کی تقدس کا اعتقاد پیدا کرتا ہے۔ صاحب قبر کی تعظیم و تکریم کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ اور قبروں کے متعلق اس کے اعتقاد میں غلو پیدا کرتا ہے۔ حتّٰی کہ وہ باطل عقائد میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ اور اسلام کی طرف واپس نہیں آتا۔ ایسی ذلت و رسوائی سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کوئی شخص ان فریب خوردہ لوگوں سے مطالبہ کرے کہ جو نذرانے وہ قبر پر دے رہے ہیں وہ کسی نیکی اور اطاعت کے کام پر لگائیں تو وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ ان کے دلوں میں خیال بھی نہیں آئے گا۔

غور کیجئے! شیطاں نے ان کو کس قدر فریب دیا ہے اور گمراہی کے کیسے گڑھے میں انہیں گرایا ہے۔ وہ گڑھا ایسا ہے کہ اس میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ قبروں کو اونچا کرنے چونے گچ بنانے اور خوبصورت و پختہ بنانے میں جس قدر خرابیاں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

اس کے علاوہ اور بڑی بڑی خرابیاں ہیں جو قبروں کو اونچا کرنے والے کو اسلام کی چار دیواری سے باہر پھینک دیتی ہیں اور دین کے بلند و بالا ٹیلے سے منہ کے بل نیچے گراتی ہیں۔

قبر کو اونچا کرنے کی ایک اور خرابی

ایک خرابی یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ اپنے عمدہ چوپائے اور بہترین مویشی قبر کے پاس لے جا کر ذبح کرتے ہیں۔ اس کی غرض و غایت ان کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔ نیز وہ امید رکھتے ہیں کہ ان سے کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔ ایسی صورت میں یہ قربانی غیر اللہ کے نام پر ہوگی اور بتوں کی عبادت شمار ہوگی۔ کیونکہ کھڑے کئے ہوئے پتھر، جس کو "وثن" کہتے ہیں، کے پاس قربانی کرنے اور کسی میت کی قبر کے پاس جا کر قربان کرتے ہیں کوئی فرق نہیں۔

صرف نام بدلنے سے باطل کو حق و صداقت سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی حلال و حرام پر کوئی اثر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص شراب کا نام بدل دے اور اسے پیئے تو اس کے فعل کو معصیت کے دائرہ سے نہیں نکال سکتے بلکہ اسے معصیت ہی شمار کریں گے۔ اور اس کا حکم وہی ہوگا۔ جو شراب پینے والے کا ہوگا۔ اس مسئلہ میں سب مسلمان اتفاق کرتے ہیں۔

قربانی بھی عبادت ہے

اس میں کوئی شک نہیں اللہ کے بندے جو اس کی عبادت کرتے ہیں قربانی بھی اس کی ایک قسم ہے جیسے عام قربانی، فدیہ، عید کی قربانی وغیرہ۔ تو وہ جو شخص کسی جانور کو قبر کے پاس لاتا ہے اور وہاں پر ذبح کرتا ہے تو اس کی غرض و غایت اس کی تعظیم و تکریم کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ وہ اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور تکلیف اور مصیبت سے محفوظ رہنے کا خواہاں ہوتا ہے۔ اس کے عبادت ہونے میں رائی بھر شک نہیں۔ تیرے لئے یہی برائی کافی ہے کہ تو اس کی بات سنتا ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"لاعقر فی الاسلام"

قبروں پر جانور ذبح کرنا اسلام میں جائز نہیں۔

عبدالرزاقؒ بیان کرتے ہیں کہ لوگ قبروں کے پاس آکر جانوروں کی قربانیاں کیا کرتے تھے۔ یعنی گائے اور اس کی مثل دیگر جانور ذبح کیا کرتے تھے۔

اسے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت سے بیان کیا ہے۔

تمام بحث کا خلاصہ

یہ آپ جان لیں کہ جو دلائل ہم پیش کر چکے ہیں اور جن کا بطور تمہید ذکر کیا ہے۔ اور جن کا بطور خاتمہ ذکر کیا ہے۔ اسی پر اکتفا کرتے ہیں اور اس بحث کا دروازہ بند کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ پورا پورا فیصلہ کرتی ہے اور ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں اور دیگر واضح فوائد کی حامل ہے کہ جو کچھ صاحب البحر نے امام یحییٰ سے بیان کیا ہے وہ علماء کے غلط اقدام میں سے ہے اور وہ خطا ہے جو مجتہدوں سے ہوتی رہتی ہے۔ ہر انسان کا یہی حال ہے کیونکہ وہ غلطی کا پتلا ہے۔ اس سے غلطی ہونے کا ہر وقت امکان رہتا۔ ہے۔ معصوم تو وہی ہو سکتا ہے جسے اللہ رب العزت معصومیت سے نوازے۔ ہر عالم وہ کتنا بڑا ہو اس کی بات پر عمل کیا جا سکتا ہے اور اسے ترک بھی کیا جا سکتا ہے۔ انصاف کا تقاضہ بھی یہی ہے خواہ وہ حق کا زیادہ متلاشی ہو اور رہنمائی کرنے اور تاثیر میں بے مثل ہو پھر بھی اس کی ہر بات کو صواب

اور درست تصور نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ قبروں پر گنبد بنانے کے جواز کا جو اس نے فتویٰ دیا ہے تمام علماء نے اس کی مخالفت کی ہے۔ جب ہم اس نزاع کا فیصلہ اس حاکم سے کراتے ہیں جس کا اللہ نے حکم فرمایا ہے۔ یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول کو اپنا جج اور منصف تسلیم کرتے ہیں تو ہم اس معاملے میں اس قدر بلیغ دلائل پاتے ہیں۔ جن کا ذکر ہم گزشتہ سطور میں کر آئے ہیں جو علی الاعلان اس کی مخالفت کا ڈھول پیٹ رہے ہیں۔ اس کے کرنے والوں پر لعنت اور پھٹکار پا رہے ہیں۔ اور اس کے لئے بددعا ثابت کرتے ہیں اور اللہ کا سخت غضب ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ مزید برآں یہ شرک کا ذریعہ بنتے ہیں اور مسلمانوں کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتے ہیں جیسا کہ ہم اس کی پہلے وضاحت کر چکے ہیں۔

اگر امام یحییٰ کی بات کا کوئی اور امام یا آئمہ قائل ہوتے تو بھی ان کی بات کو صحیح تسلیم نہ کیا جاتا جب کہ بحث کے آغاز میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ جب دلائل کے بغیر اکثریت کا یہ حال ہے تو جس بات کا فردِ واحد قائل ہو اس کی بات کو کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ رسول رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو ردّ [۱]

جو شخص شریعت میں وہ کام کرتا ہے جو ہمارے کام کے مطابق نہیں وہ کام قابلِ قبول نہیں۔

قبروں کو اونچا کرنا، ان پر گنبد بنانا، اور مسجدیں بنانا ایسے امور ہیں جن کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعاً حکم نہیں فرمایا بلکہ ایسے امور سے منع فرمایا [۲] جیسے ہم پہلے

---

[۱] جامع الاصول، جلد اوّل صفحہ ۱۹۷

[۲] بعض لوگ قبروں پر گنبد اور روضے بنانے کے جواز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کا حوالہ دیتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر اطہر پر گنبد بنانے کا حکم فرمایا نہ خلفائے اربعہ نے حکم دیا۔ اور نہ ہی تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں کسی نے سبز گنبد بنایا۔ بلکہ آپ کی رحلت کے چھ سو سال بعد ملک مصر کے ایک بادشاہ قلاؤون صالحی نے جو ملک منصور کے نام سے مشہور تھا، بنایا۔ اس نے ۶۷۸ھ میں اسے تعمیر کیا۔ اس نے اسے سرکاری حیثیت سے بنایا لیکن اہل قبور نے اسے شرعی حیثیت دے دی بدیں وجہ (باقی اگلے صفحہ پر)

اس کا ذکر کر چکے ہیں ۔اس لئے قائل کی یہ بات ناقابلِ تسلیم ہے ۔ امام یحیٰی کی بات کیسے تسلیم کی جائے کیونکہ وہ شریعتِ اسلامیہ کے خلاف ہے ۔ شریعت ہر آدمی کی بات کا نام نہیں بلکہ شریعت وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہے ۔اور اپنے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس کی وضاحت فرمائی۔

تو کسی عالم کی پیروی، خواہ وہ علامہ ہو یا متبحر عالم ہو، جائز نہیں جبکہ وہ کتاب و سنت کے خلاف چلے ۔ یا کسی حکم میں خلاف ورزی کرے ۔ لیکن غلطی سرزد ہونے کے باوجود وہ اجر کا مستحق ہوگا ۔ بشرطیکہ وہ اجتہاد کی شرائط پوری کرے ۔ مگر کسی کو اس کی پیروی کرنا جائز نہیں ہم آغازِ بحث میں پوری پوری اس کی وضاحت کر چکے ہیں ۔ اب تکرار سے کوئی فائدہ نہیں ۔

امام یحیٰی کا استدلال اور اس کا جواب

امام یحیٰی کا یہ استدلال کہ مسلمانوں نے گنبد اور روضے تعمیر کئے، لیکن کسی نے اعتراض نہیں کیا جو اس کے جواز کا واضح ثبوت ہے ۔

تو ان کی یہ دلیل قابلِ قبول نہیں ۔ کیونکہ مسلمانوں کے علماء ہر زمانہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے رہے ہیں کہ آپ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور یہ بھی ثابت کرتے رہے ہیں کہ شریعتِ اسلامیہ میں یہ حرام ہے ۔ علمائے کرام نے یہ حدیثیں مدارس میں اور قبروں کے محافظوں کے پاس بیان کی ہیں ۔ خلف نے سلف سے، چھوٹوں نے بڑوں سے اور متعلم نے عالم سے یہ حدیثیں سیکھیں صحابہ کرام کے عہد سے آج تک بیان کرتے آئے ہیں ۔ محدثین نے اپنی مشہور کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے ۔ مفسرین نے اپنی تفسیروں میں بیان کیا ۔ اہلِ فقہ نے اپنی فقہی کتابوں میں ان کا تذکرہ کیا ۔ مورخین اور اہلِ سیر نے تاریخ اور سیرت کی کتابوں

بقیہ حاشیہ :۔ اس بادشاہ کے اس فعل کو بطور دلیل پیش کرنا بے معنی ہے ۔ کیونکہ قابلِ قبول وہی دلیل ہے جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو ۔ ان کے مقابلے میں شریعت میں باقی دلائل بے معنی ہو جاتے ہیں ۔ مزید تحقیق کے لئے "تحقیق النصرة بتلخیص معالم دار الهجرة" کا مطالعہ فرمائیں ۔ الفلاح ۔ بی ۔ اے

میں ذکر کیا ہے تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں نے ایسا کرنے والے پر اعتراض نہیں کیا۔ حالانکہ سلف اور خلف کے پاس دلائل موجود ہیں جو ان کی نہی پر دلالت کرتے ہیں اور ایسا کرنے والے کو لعنت کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔ ہر زمانہ میں علماء نے ان دلائل کو پیش کیا اور ان امور قبیحہ سے لوگوں کو سخت منع کرتے رہے۔

آئمہ اربعہ کا فتویٰ

چنانچہ امام ابن قیمؒ اپنے استاد شیخ تقی الدین شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے متعلق بیان کرتے ہیں جو سلف صالحین کے بہت بڑے امام تھے کہ انھوں نے قبروں پر مسجد بنانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں " امام احمدؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے شاگردوں نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے اس کو مطلق مکروہ تصور کیا ہے۔ لیکن اسے مکروہ تحریمی پر محمول کیا جائے گا۔ ہم ان کے متعلق سوئے ظن نہیں رکھتے بلکہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ کیونکہ جس کام کے متعلق تواتر کے ساتھ نہی وارد ہوئی ہو اور اس کے کرنے پر لعنت کا ذکر ہو وہ ایسے کام کی اجازت نہیں دے سکتے۔"

آپ دیکھئے کہ انھوں نے تمام مذاہب کی کیسے تصریح کی ہے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ علماء کے مختلف مذاہب کے باوجود اہل علم کا اس پر اجماع ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد تین مذاہب کے متعلق واضح کیا کہ وہ اس کی حرمت کے قائل ہیں اور ایک مذہب کے متعلق وضاحت کی کہ وہ اسے مکروہ تصور کرتا ہے۔ لیکن اس سے مراد مکروہ تحریمی ہے۔ تو پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ قبروں پر گنبد اور مزارات بنانا جائز ہے۔ ان کے بنانے پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

کسی بھی قبر پر گنبد بنانا جائز نہیں

پھر غور کیجئے! اہل فضل اور اہل علم کی قبروں پر گنبد بنانا کیسے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے جسے ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا:

أولئك قوم اذا مات فيهم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا على قبره مسجداً[1]

---

[1] صحیح مسلم جلد اوّل صـ۲۰۱

یہ لوگ جب ان میں سے کوئی نیک شخص یا بزرگ فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے تھے۔

اس وجہ سے ان پر لعنت فرمائی۔ اور اپنی امت کو ان کی کارروائی سے ڈرایا۔ کہ انھوں نے اپنے نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد کی حیثیت دے رکھی تھی پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جو سیّد البشر ہیں۔ تمام مخلوق سے افضل ہیں خاتم الرسل ہیں۔ اور اللہ کی مخلوق سے سب سے برگزیدہ ہستی ہیں۔ آپؐ نے اپنی امت کو اپنی قبر کو سجدہ گاہ بنانے یا بت بنانے یا عید بنانے سے منع فرمایا آپ اپنی امت کیلئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اور اہل فضل کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہیں۔ وہ آپؐ کے افعال اور اقوال کی سختی سے پیروی کرتے رہے۔ وہ امت میں سے سب سے زیادہ حق دار تھے۔ اور مستحق تھے کہ ان کی پیروی کی جائے۔ مگر امت کے بعض لوگوں کی اتباع کیسے جائز ہوسکتی ہے حالانکہ ان کے افعال کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ قبر پر ایسا بُرا کام کریں۔

بس افضلیت کا اصل مرجع رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ آپ کی فضیلت کے مقابلے میں سب فضیلتیں ہیچ ہیں۔ اور ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ تو اگر یہ تمام امور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر منع ہیں تو آپؐ کی قبر مبارک پر ایسے امور شنیعہ کرنے والا لعنت کا مستحق ہے تو اس امت کے باقی لوگوں کی قبروں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

محرمات کو حلال کرنے اور منکرات کو جائز قرار دینے کے لئے فضیلت کو کوئی دخل نہیں۔ الٰہی ہمیں معاف فرما

تمام تعریفیں صرف اللہ کی ذات کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں راہِ حق دکھلایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں میں سے ہونے کی توفیق عنایت فرمائی

وصلی اللہ علی محمد عبد اللہ ورسولہ وعلی آلہ

اصحابہ اجمعین